فوت شدگان مسلمانوں کی زیارت

اہلِ ایمان، انبیاءِ کرام اور رسل عظام کی قبور کی زیارت کرنا اجماعاً مستحب ہے۔

تاجدارِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ آلا فَزُوْرُوْهَا.

الصحيح للمسلم، الجنائز ١٠٦ ابنِ ماجه، زيارة القبور ١٥٧١

ترجمہ: میں تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا کرتا تھا۔ اب ان کی زیارت کیا کرو۔

سلیمان بن بُردہ اسلمی سے روایت ہے۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُ اَصْحَابَهُ اِذَا خَرَجُوْا اِلَى الْمَقَابِرِ كَيْفَ يَقُوْلُوْنَ

الصحيح للمسلم، الجنائز ٤ ابنِ ماجه، الجنائز ٣٦

مسنداحمد بن حنبل ٢:٣٧٥

ترجمہ: تاجدارِ کائنات ﷺ اپنے صحابہؓ کرام کو تعلیم دیتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو کیا کہیں۔

اس حدیث میں مطلقاً زیارتِ قبور کے جواز پر دلیل ہے۔

زیارتِ قبور کی تین قسمیں ہیں۔

پہلی قسم ۔اکابر زندہ لوگوں کا اکابر فوت شدگان کی زیارت کرنا۔ اکابر زندہ لوگوں نے اکابر فوت شدگان کا ادب اور ان کی قبور کے پاس دعا کا التزام کیا ہے۔

تاجدارِ کائنات ﷺ نے معراج کی رات انبیاءِ کرام کی ان کی قبور میں زیارت کی ہے جبرائیل علیہ السلام آپ کے پیش رو تھے اور وہ آپ کی راہنمائی کا فریضہ سرانجام دیتے تھے۔ وہ سواری سے اترنے کی درخواست کرتے تھے اور انبیاءِ کرام کی قبروں کے پاس دعا کی درخواست کرتے تھے۔

قبر کے پاس اپنے ساتھی کے ساتھ اترنا ادب اور تواضع ہے۔ اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کے ساتھ تواضع سے پیش آنا اللہ تعالیٰ سے ہی تواضع کرنا ہے۔ اور ان کی قبور کے

پاس دعا کرنا نیکی کی مہلت کوغنیمت جاننا ہے تا کہ اس کوفوت نہ کر دیا جائے۔

یہ قبولیت کے تحقق کی وجہ سے ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے رحمت کے جھونکوں میں سے ایک جھونکا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام اس کی طرف راہنمائی کرتے تھے۔ ممکن ہے کہ دوبارہ اس کا موقعہ نہ ملتا۔ اس کی طرف جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی راہنمائی کرتے تھے۔ یہ صالحین کی قبور کا ادب کرنے اوران کے پاس دعا کرنے کی دلیل ہے اوراس امر پر بھی دلیل ہے کہ وہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا ہر جمعہ سیدنا حمزہ کی قبر کی زیارت کرتی تھیں۔

سیدنا امام شافعی نے سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ کی قبر کی زیارت کی اوران کے ادب کی وجہ سے وہاں صبح کی نماز میں قنوت نہ پڑھی کیونکہ امام اعظم کے مذہب میں اس کا پڑھنا منقول نہ تھا۔ اسی طرح اکابر لوگوں کی قبور کا ادب کرنا چاہیئے۔ جب بھی امام شافعی سیدنا امام اعظم کی قبر کی زیارت کرتے۔ قبر کے قریب دعا کرتے تھے۔ تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں اپنی حاجات کے پورا ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کا وسیلہ پیش کرتے تھے۔ تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل امین علیہ السلام کی عرضداشت پر انبیاءِ کرام کی قبروں کے پاس دعا فرمائی تھی۔ سلف صالحین، تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرائیلِ امین علیہ السلام اسی طریق پر تھے۔

دوسری قسم: اکابر زندہ لوگوں کا خود سے کم درجہ والوں کی قبروں کا زیارت کرنا۔

جیسے تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا عام اہل ایمان کی قبروں کی زیارت کرنا۔ اکابر جب اصاغر کی قبور کی زیارت کریں اوران کے لئے دعا فرمائیں تو اطاعت گزاروں کے درجات بلند ہو جاتے ہیں اور گنہگاروں پر رحمت ہوتی ہے۔ اکابر کی ان کے لئے بخشش کی

دعا کو اللہ تعالیٰ قبول فرمالیتا ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں۔

تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات آخری حصہ میں جنت البقیع تشریف لے جاتے تھے اور فرماتے تھے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ .... پھر ان کے لئے دعائے خیر فرماتے تھے۔

تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا فوت شدگان کی زیارت کرنا جواز اور آپ کی سنت کا بیان ہے۔ سلام دینے میں یہ بتلانا ہے کہ وہ زندہ ہیں خود پر کئے گئے سلام کو سنتے ہیں۔ تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا دعا فرمانا فرماں بردار کے لئے درجات کی بلندی کا باعث ہے اور گنہگار کے لئے رحمت اور بخشش کا ذریعہ ہے۔ تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا قبرسان میں جانا اور ان کے لئے دعا فرمانا نفع مند نہ ہوتا تو آپ ہرگز ایسا نہ فرماتے کیونکہ آپ کے افعال کریمہ عبث ہونے سے پاک ہوتے ہیں۔ آپ کے افعال طیبہ امت کے لئے وجہ جواز اور فائدہ مند ہوتے ہیں۔

تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر سے گزرے اور ارشاد فرمایا:

ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ ان دونوں کو (ان کے گمان میں) کسی بڑی چیز کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا۔ پھر ایک سبز کھجور کے درخت سے ایک شاخ توڑ کر دونوں قبروں پر رکھی اور ارشاد فرمایا:

اِنَّہٗ لَیُخَفَّفُ عَنْهُمَا مِنَ الْعَذَابِ مَا لَمْ یَیْبِسَا.

الصحیح البخاری، ۱۳۷۸ الصحیح للمسلم، ۲۹۲

ترجمہ: جب تک یہ شاخیں خشک نہیں ہوتیں ان سے عذاب ہلکا کر دیں گی۔

ان دو مسلمانوں کی قبروں کے قریب سے تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے گذرنے کی برکت سے، اللہ تعالیٰ کا ان دونوں کے حال کی اطلاع دینا، ان کے عذاب کا سبب بتانا، سبز ٹہنیاں رکھ کر ان کی تکلیف دور کرنے کی دوا کرنا اور ان کے غم کو دور کرنا۔

امام ابنِ حجر عسقلانی نے فتح الباری میں نقل فرمایا ہے۔
وہ دو کافروں کی قبریں تھیں۔

اھدل نے افادۃ الطلاب میں ان سے نقل کیا ہے۔

کافروں پر عذاب کے ہلکا ہونے میں راز یہ تھا کہ جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو وہاں رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ دونوں سبز شاخیں جب تک تر رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی رہیں گی۔

اگر وہ دونوں مسلمان ہوں تو پھر اور بھی زیادہ فائدہ ہوگا۔ ان دونوں قبروں پر دونوں شاخوں کے اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے کی برکت ہمیشہ رہے گی۔ اس کی برکات بڑھتی رہیں گی۔ ان شاخوں کے خشک ہونے پر یہ برکات ختم نہیں ہوں گی بلکہ صرف ذکر ختم ہوگا۔ پھر تاجدارِ کائنات ﷺ کی شفاعت سے عذاب اُٹھ جائے گا۔ اہل اسلام سے وہ شخص کامیاب ہو جائے گا۔

ایک سیاہ رنگ خاتون تھی جو مسجد نبوی کی صفائی کرتی تھی۔ وہ فوت ہوئی۔ مسلمانوں نے اس کی نمازِ جنازہ ادا کی اور رات کے وقت اسے دفن کر دیا۔ تاجدارِ کائنات ﷺ کا گذر اس قبر کے قریب سے ہوا۔ آپ نے اس خاتون کا اچھا حال دیکھا۔

ارشاد فرمایا: یہ کس کی قبر ہے؟

صحابۂ کرام نے عرض کی: یہ اس سیاہ رنگ خاتون کی قبر ہے جو مسجد کی صفائی کرتی تھی۔

تاجدارِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے دفن کرتے وقت تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی۔ تاجدارِ کائنات ﷺ نے وہاں اس کی قبر کے قریب دعا فرمائی۔ پھر صحابۂ کرام کو فرمایا۔

میں نے اس خاتون سے پوچھا: کس حال میں ہو؟

اس خاتون نے عرض کی: اچھے حال میں۔

پھر پوچھا: تم نے کس عمل کو سب سے افضل پایا۔

اس نے عرض کی: مسجد کی صفائی۔

یہ اس خاتون کے حال کے مطابق ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا عظیم فضل ہے جو اس خاتون نے دیکھا۔

اسی طرح بڑے لوگوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے سے چھوٹوں کی قبروں کی زیارت کو جائیں۔ اگر وہ اہلِ کشف سے ہوں گے تو بسا اوقات اللہ تعالیٰ فوت شدہ لوگوں کے احوال پر ان کو آگاہ فرمادے گا اور وہ ان کے لئے دعا فرمادیں گے۔ اگر یہ فوت شدہ لوگ گناہ گار ہوئے تو ان کا عذاب ہلکا ہو جائے گا۔ جیسے وہ دو قبروں والے تھے جن کا ذکر پہلے گذرا۔ اگر وہ نیک ہوئے تو ان کا درجہ بڑھ جائے گا۔ جیسے وہ سیاہ خاتون تھی۔

تاجدارِ کائنات ﷺ ہر سال کے آخر میں شہدائے احد کی قبروں پر تشریف لے جاتے تھے۔ وہ اگر چہ شہداء ہیں۔ ان کی بہت بڑی فضیلت ہے۔ لیکن تاجدارِ کائنات ﷺ کا ان کی قبروں پر تشریف لے جانا اور ان کے لئے دعا فرمانا ان کے درجات کی زیادتی کا باعث ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کے اور ان کے زائرین کے نفع سے ہمیں شاد کام فرمائے۔

تیسری قسم: عام زندہ اہلِ ایمان کی عام فوت شدہ اہل ایمان کی زیارت کرنا۔

اس سے پہلے تاجدارِ کائنات ﷺ کا یہ فرمان گذرا۔

كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ آلا فَزُوْرُوْهَا.

الصحيح للمسلم، الجنائز ١٠٦ ابنِ ماجه، زيارة القبور ١٥٧١

ترجمہ: میں تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا کرتا تھا۔ ہاں ان کی زیارت کیا کرو۔

سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

تاجدارِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ آلا فَزُوْرُوْهَا.

الصحيح المسلم ، الجنائز ١٠٦ ابنِ ماجه ، زيارة القبور ١٥٧١

ترجمہ : میں تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا کرتا تھا۔ہاں ان کی زیارت کیا کرو۔

تاجدارِ کائنات ﷺ کو ان کی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت دی گئی۔

ان کی زیارت کیا کرو۔یہ آخرت کی یاد دلاتی ہے اور دنیا سے بے رغبت کرتی ہے۔

ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے

الجامع الترمذی ، الجنائز ٦٠

صحیحین میں یہ حدیث پاک سیدنا ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

الصحیح للمسلم ، الجنائز ١٠٦ التاریخ الکبیر للبخاری ، ٢:٢٨٧ـ٦:٢٤٧

مستدرك للحاكم ، ١:٣٧٦ كنز العمال ، ٤٢٥٥٥

الصحیح البخاری ، مسند الربیع بن حبیب ، ٢:٢٣

اہل ایمان زندوں کی اہل ایمان فوت شدگان کی قبروں کی زیارت کے دو فائدے ہیں۔

ایک بِنَفْسِہٖ زیارت کرنے والے کو فائدہ ہے۔

اس کے لئے عبرت ہے اور اسے آخرت کی یاد دلاتی ہے اور دنیا سے بے رغبت کرتی ہے۔کیونکہ اسے بھی اسی طرف جانا ہے جس کی طرف وہ چلے گئے اور اسے بھی ان چیزوں کو چھوڑنا ہے جسے انہوں نے چھوڑا ہے۔اور انہیں بھی اس سے ملاقات کرنی ہے جس سے انہوں نے ملاقات کی ہے۔خیر ہو یا شر۔

فوت شدہ کا فائدہ زندہ لوگوں کی ان کے لئے دعا کرنا ہے۔ان کے لئے گناہوں کی معافی طلب کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ قبر میں داخل ہوتے ہی اہل ایمان کو خوش خبری دیتا ہے کہ جو اس کے لئے استغفار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے گا۔

جس طرح سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ کی حدیث پاک میں قریب ہی گزرا۔فائدہ کی

تکمیل کرتے ہوئے یہاں ہم اس کو دوبارہ ذکر کریں گے۔

تاجدارِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اَوَّلَ مَا یُبَشَّرُ بِهِ الْمُؤْمِنُ فِیْ قَبْرِهٖ اَنْ یُّقَالَ : اَبْشِرْ بِرِضَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالْجَنَّة، قَدِمْتَ خَیْرَ مَقْدَمٍ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لِمَنْ شَیَّعَکَ اِلٰی قَبْرِکَ وَ صَدَّقَ مَنْ شَهِدَ لَکَ وَاسْتَجَابَ لِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَکَ .

الدر المنثور، ٦:٢٣٩

ترجمہ : اہل ایمان کو سب سے پہلے قبر میں یہ بشارت دی جاتی ہے کہ اسے کہا جاتا ہے کہ تجھے اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت کی خوش خبری ہو۔ خوش آمدید۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے بھی معاف کردیا ہے اور ہر اس شخص کو جو تجھے قبر تک لایا ہے۔ اور جنھوں نے تیری نیکی کی شہادت دی ہے اس کی تصدیق کی گئی ہے اور جس نے تیری بخشش کی دعا کی اس کی دعا کو قبول کرلیا گیا ہے۔

تاجدارِ کائنات ﷺ نے خود اپنے صحابۂ کرام کو تعلیم دی کہ جب وہ قبرستان جائیں تو فوت شدگان کے لئے کس طرح دعا کریں۔

یہ امر بہت بڑی دلیل ہے کہ قبور کی زیارت کرنا مشروع ہے۔ اس پر تاجدارِ کائنات ﷺ کے صریح دلائل ہم نے پیچھے ذکر کئے۔

ان فوت شدہ اہل ایمان کے لئے دعا کرنا مستحب ہے۔ اس میں ان کے لئے فائدہ ہے۔ اگر اس میں ان کا فائدہ نہ ہوتا تو تاجدارِ کائنات ﷺ کبھی بھی ان کے لئے دعا کا حکم نہ دیتے۔

مسلمان کے لئے مستحب ہے کہ جب اس کا گزر مسلمانوں کے قبرستان سے ہو تو ان کے ادب اور احترام کے لئے اپنے دونوں جوتے اتار دے۔

رہے انبیاء کرام علیهم الصلوۃ و السلام اور اولیاء عظام رحمہم اللہ تو ان کی قبروں پر جوتوں سمیت مذاقاً گزرنا کفر ہے اگر از روئے مذاق نہ ہو تو حرام ہے۔

سنت نبوی نے ہمارے لئے واضح کر دیا کہ مبارک جگہوں پر اللہ ﷻ سے دعا ان لوگوں کی برکت سے قبول ہو جاتی ہے۔

مکان مکین کی وجہ سے بابرکت ہو جاتا ہے .... یہ قاعدہ کلیہ ہے۔

یہی وجہ ہے کہ تاجدارِ کائنات ﷺ کی قبرِ اقدس سب جگہوں سے افضل ہے۔ آپ کی قبر اقدس کے پاس دعا کرنا اور آپ کے مقام کے پاس ادب، عظمت اور عزت واحترام کی وجہ سے دعا کرنا افضل ہے۔

تاجدارِ کائنات ﷺ کی پیدائش کی جگہ دعا کرنا افضل اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور دوسرے انبیاء کرام کی قبروں کے پاس دعا کرنے کی نسبت قبولیت کے بہت زیادہ قریب ہے۔ مکۃ المکرمہ میں تاجدارِ کائنات ﷺ کی پیدائش کی جگہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کی جگہ سے افضل ہے۔